اہل سندھ کے نام ۔۔۔ الطاف حسین کی فکر انگیز گفتگو

(رابطہ کمیٹی کے رکن اشفاق منگی، حق پرست سینیٹر ڈاکٹر محمد علی بروہی اور سابق حق پرست رکن قومی اسمبلی نثار پنہور سے قائد تحریک جناب الطاف حسین کی انتہائی فکر انگیز گفتگو)

لندن ۔۔۔ 26، جنوری 2008ء

میرے پر عزم ساتھیو!

دنیا میں حق اور باطل، ظالم اور مظلوم کے درمیان ہمیشہ سے ابتداء میں ایک سرد جنگ اور انتہاء پر باقاعدہ ایک کھلی جنگ شروع ہوتی ہے جسے ہم ظالم ومظلوم کی جنگ یا حق و باطل کی جنگ سے تعبیر کرتے ہیں...... پہچانتے ہیں...... جانتے ہیں یا بیان کرتے ہیں۔

عزیز تحریکی ساتھیو!

آپ نے ایسے دور میں متحدہ قومی موومنٹ میں شمولیت اختیار کی جس دور کو ہم ایک غیر یقینی صورتحال کا دور...... ایک کنفیوژن کا دور یا ایسا دور کہہ سکتے ہیں کہ جہاں تاریک راہوں کے سائے گہرے اور امید کی کرن یا امید کا آسرا نہ ہونے کے برابر تھا۔ جتنے سندھی بولنے والے ساتھی متحدہ قومی موومنٹ میں شامل ہوئے وہ جن جن علاقوں خواہ شہر، گاؤں یا کسی بھی گوٹھ سے کیوں نہ تعلق رکھتے ہوں وہاں فرسودہ روایات اور سوچ کا غلبہ تھا اور آج تک ہے اور اس دور میں سندھی ساتھیوں کی متحدہ قومی موومنٹ میں شمولیت ایک بہت بڑا جراتمندانہ قدم تھا۔ ایم کیو ایم میں آپ کی شمولیت میں ایک طرف تو ان فرسودہ روایات سے ناراضگی کا دخل تھا اور دوسری طرف ان روایات سے مطمئن نہ ہونے کا تمہارے ضمیر پر ایک بوجھ تھا۔ تیسری طرف تم نے ایم کیو ایم میں شمولیت اختیار کر کے فرسودہ، ظالمانہ اور غیر انسانی روایات واقدار کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔

ظاہر ہے کہ تمہاری ایم کیو ایم میں شمولیت کے فیصلے پر جو ابتدائی ردعمل (Reaction) یا اس کا جو صلہ ملنا تھا وہ کوئی اچھا صلہ نہیں تھا بلکہ صلاواتیں، مخالفتیں، طعنے سننے اور غداری جیسے مختلف خطابات سننے کا تھا لیکن تم لوگ اپنے ضمیر کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تحریک میں شامل ہونے کے بعد تمام تر طعنوں، تشنوں، صلاواتوں، غداری کے خطابات اور اس سے زیادہ خطرات کی پرواہ کئے بغیر اس تحریک میں شامل رہے اور آج تک شامل ہو۔

میرے پیارے ساتھیو!

پاکستان کے آزاد ہو جانے کے بعد بھی بدقسمتی سے پاکستان کے عوام کی اکثریت فرسودہ جاگیردارانہ، وڈیرانہ، زمیندارانہ اور سردارانہ نظام کے شکنجوں، زنجیروں، ہتھکڑیوں اور بیڑیوں سے آزاد نہ ہوئی اور آج تک نہ ہو سکی۔ ماضی میں ظلم وجبر اور ناانصافیوں کے ہر دور میں...... مظلوموں کو آواز حق بلند کرنے کی پاداش میں اس وقت کے باطل حکمرانوں کی جانب سے نہ صرف ظلم وجبر، انگنت پریشانیوں اور مصائب ومشکلات کا سامنا کرنا پڑا بلکہ حق و باطل کی جنگ میں مظلوموں کو اس وقت کے ظالم وباطل قوتوں کے اہلکاروں کے مظالم کا اس طرح بھی نشانہ بننا پڑا کہ حق کا پرچم بلند کرنے والے موت کی آغوش میں

جا سو بیٹھے۔صوبہ سندھ کے لوگوں کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کے خلاف آواز اٹھانے کا عمل ایسا ہی ہے جیسے اپنے آپ کو بھوکے بھیڑیوں کے سامنے ڈالنا۔

پاکستان میں صوبہ سندھ سے ایک آواز ذوالفقار علی بھٹو کی اٹھی لیکن ''روٹی، کپڑا اور مکان'' یا ''اسلام ہمارا دین......سوشلزم ہماری معیشت......اور طاقت کا سرچشمہ عوام'' کا نعرہ دینے کے باوجود وہ بھی پاکستان کی فرسودہ روایات وسیاسی کلچر کے تحت اتنے مجبور ہوئے کہ انہوں نے غریب ومتوسط طبقہ کے مقابلے میں بڑی تعداد میں جاگیرداروں اور وڈیروں کو ٹکٹ دیئے جو برسوں سے اپنے ہاریوں، کسانوں اور مزارعین کا استحصال کرتے چلے آئے تھے۔ جب ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دی گئی تو یہ بات سندھی قوم اچھی طرح جانتی ہے کہ ذوالفقار علی بھٹو کے ساتھ شامل ہونے والے جاگیرداروں، وڈیروں اور دولت مندوں کی اکثریت نے ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دیئے جانے سے پہلے یا بعد میں اسٹیبلشمنٹ سے اپنے اپنے بچاؤ کا معاہدہ کرکے ذوالفقار علی بھٹو سے ناطہ توڑ لیا اور انہیں چھوڑ گئے جبکہ پیپلز پارٹی کے غریب کارکن، کسان، ہاری، مزدور اور درمیانے طبقہ کے لوگ کوڑے کھاتے رہے......جیل جاتے رہے......شاہی قلعہ کی کال کوٹھڑیوں میں پڑے رہے اور جیلوں میں بدترین سزائیں بھگتتے رہے۔ بالآخران میں سے بھی بہت سے لوگوں نے اپنے اپنے حالات سے تنگ آکر آہستہ آہستہ پیپلز پارٹی کو خیرباد کہا جبکہ ذوالفقار علی بھٹو کے مشن ومقصد پر ڈٹے رہنے والوں نے اپنی جانوں کی قربانیاں پیش کیں اور پھانسی کے پھندوں کو گلے سے لگایا۔

اس کے بعد جب 1986ء میں محترمہ بینظیر بھٹو بیرون ملک سے واپس آئیں اور پیپلز پارٹی کا پھر عروج ہوا تو وہ لوگ جنہوں نے بھٹو کو جیل میں بے یارومددگار چھوڑکر ان سے علیحدگی اختیار کرلی تھی اور بہت سے تو ایسے تھے جنہوں نے اسٹیبلشمنٹ کے سامنے اپنے آپ کو کلیئر کرانے کیلئے بھٹو کی پھانسی پر مٹھائیاں تک تقسیم کیں وہ پیپلز پارٹی پر دوبارہ چھا گئے جبکہ مشکل وقت میں پارٹی کیلئے قربانیاں دینے والے اور آزمائش میں ڈٹے رہنے والے غریب اور مڈل کلاس طبقہ سے تعلق رکھنے والے کارکن پیچھے رہ گئے۔ 8 سال کی دوبارہ جلاوطنی کے بعد جب 18، اکتوبر 2007ء کو بے نظیر بھٹو صاحبہ پاکستان واپس آتی ہیں تو برے وقت میں ان سے دور جانے والے پھر قریب تر آگئے اور برے وقت میں انکے ساتھ رہنے والے دور چلے گئے یا سازشوں کے ذریعے دور بھیج دیئے گئے اور کراچی آمد پر جو خودکش حملہ ہوا جس میں پیپلز پارٹی کے ڈیڑھ سو سے زائد کارکنان اور ہمدرد اس میں شہید ہوئے۔ آپ نے نہیں بلکہ دنیا نے دیکھا ہے اور یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ کوئی نامی گرامی یا بڑا الیڈر اس میں نہیں مارا گیا، مارے گئے تو اس مرتبہ بھی غریب کارکن ہی مارے گئے اور اپنی جان نثار کرگئے۔ 27، دسمبر 2007ء کو راولپنڈی کے لیاقت باغ میں جلسہ عام کے بعد بے نظیر بھٹو پر قتل اور خودکش حملہ کی واردات ہوتی ہے۔ اس میں بھی صرف اور صرف بے نظیر بھٹو شہید ہوتی ہیں اور اگر ان کے ساتھ کوئی شہید ہوتا ہے تو ان کے غریب ومتوسط طبقہ کے کارکن شہید ہوتے ہیں۔ یہ پاکستان کیلئے بہت بڑا سانحہ تھا کہ ملک کی بہت بڑی لیڈر کو سیاسی منظر سے ہٹا دیا گیا۔ جب مجھے یعنی الطاف حسین کو بے نظیر بھٹو کی شہادت کی اطلاع ملی تو خدا اور اس کا رسولؐ بہتر جانتا ہے اور وہ ساتھی جو اس وقت میرے اردگرد تھے وہ عینی گواہ ہیں کہ جب میں ٹیلی ویژن کو انٹرویوز دے رہا تھا تو بینظیر بھٹو سے تمام تر سیاسی ونظریاتی اختلافات کے باوجود میں شدتِ غم سے نڈھال تھا اور میرا دل جو محسوس کررہا تھا وہ میں نے بیان کیا مگر بدقسمتی سے میرے اظہارِ غم کو بھی سندھ کا سودا کرنے والوں اور خود کو سندھ کا سچا ہمدرد ظاہر کرنے والوں نے ایک ڈرامہ قرار دیا۔ میں اس پر اور کچھ نہیں کہنا چاہتا بلکہ اس کا فیصلہ روزِمحشر پر چھوڑتا ہوں۔

میرے عزیز تحریکی ساتھیو!

بے نظیر بھٹو کے دور میں 1993ء سے 1996ء تک ایم کیوایم کے ہزاروں کارکنوں کو ماورائے عدالت قتل کیا گیا جن میں میرے بڑے بھائی 66 سالہ ناصر حسین اور بھتیجے 28 سالہ عارف حسین بھی شامل ہیں جنہیں 5، دسمبر 1995ء کو گرفتار کیا گیا اور تین روز تک وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنانے کے بعد 9، دسمبر 1995ء کو گڈاپ کے علاقے میں لیجاکر بیدردی سے قتل کردیا گیا اور میرے بھتیجے کے سر پر کلہاڑی مار کر اس کے سر کے دو ٹکڑے کردیئے گئے۔

میں نے بےنظیر بھٹو کی شہادت کے بعد یہی کہا کہ اللہ تعالیٰ ان کے صغیرہ کبیرہ گناہوں کو معاف فرمائے......انہیں شہادت کا درجہ عطا کر کے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے......میں نے انٹرویوز کے دوران ٹیلی ویژن والوں سے یہی کہا کہ بےنظیر بھٹو کو مرا ہوا یا جاں بحق نہ کہو۔ وہ شہید ہوئی ہیں......شہید ہوئی ہیں......شہید ہوئی ہیں۔ یا بےنظیر بھٹو شہید کی گئی ہیں۔ محترمہ بےنظیر بھٹو اب اس دنیا میں نہیں رہیں، میں اپنے بڑے بھائی ناصر حسین شہید اور بھتیجے عارف حسین شہید کا خون جو انکے دور حکومت میں گرا اسے بحیثیتِ وارث معاف کرتا ہوں۔ میں نے بےنظیر صاحبہ کے شوہر آصف علی زرداری سے فون پر تعزیت کی اور ان سے کہا کہ ہمارا ایک وفد تعزیت کیلئے نوڈیرو آنا چاہتا ہے، بےنظیر بھٹو شہید کے مزار پر پھول چڑھانا چاہتا ہے اور فاتحہ خوانی کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم آپ کو بتائیں گے، ابھی حالات صحیح نہیں ہیں، انشاءاللہ جیسے ہی حالات ذرا بہتر ہونگے ہم آپ کو بتائیں گے۔ تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں کے ان لوگوں کو جنھوں نے بےنظیر بھٹو کو ملک دشمن کہا......سیکوریٹی رسک قرار دیا......ان سب کو نوڈیرو جانے کی اجازت ملی......نہیں ملی تو الطاف حسین کے ساتھیوں......متحدہ قومی موومنٹ کو بےنظیر بھٹو شہید کی قبر پر جانے کی اجازت نہیں ملی۔

متحدہ قومی موومنٹ میں شامل ہونے والے سندھ کے باضمیر اور غیور بیٹو!

27، دسمبر 2007ء کو بےنظیر بھٹو کی شہادت کے بعد تم پر جو گزری ہے......جس طرح قتل وغارتگری، جلاؤ گھیراؤ اور ظلم و تشدد کے جو بھی افسوسناک واقعات ہوئے......ایم کیو ایم سے وابستگی کی پاداش میں تمہارے گھروں اور دکانوں پر حملے ہوئے......انہیں لوٹا گیا......تمہارے گھروں، گاڑیوں اور دیگر املاک کو جلایا گیا......اس کے باوجود آپ ثابت قدم رہے......جمے رہے اور ڈٹے رہے۔ آپ کو الطاف حسین کا سلام تحسین ہو......سندھ دھرتی ماں کی رحمت آپ پر نازل ہو......خدا تعالیٰ سندھ دھرتی ماں پر موجود اولیائے کرامؒ کی رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل کرے۔

میرے ثابت قدم سندھی بھائیوں، ماؤں، بہنوں اور بزرگو!

ہمارے پیارے نبی سرکار دو عالمؐ نے جب ظلم و جبر کے دور میں......انسانیت کو تار تار کر دینے والے دور میں......اور بیٹیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دینے کے تاریک دور میں حق کی تبلیغ کی تو ان پر ایمان لانے والوں پر کفار کی جانب سے ظلم و جبر کے بڑے بڑے پہاڑ توڑے گئے، ان میں سے بہت سے شہید ہوگئے اور جو زندہ بچ گئے انہوں نے صبر و برداشت سے کام لیا اور ہمت نہیں ہاری۔ میدان کربلا میں نواسہ رسولؐ حضرت امام حسینؑ، اہل بیتؓ اور اولاد رسولؐ نے بظاہر تو یزیدی لشکر پر فتح نہیں پائی......یزیدی لشکر کو شکست نہیں دی......ایک ایک کر کے 72 کے قافلہ میں شامل 6 ماہ کے معصوم علی اصغر سمیت اہل بیت کے تمام مرد شہید کر دیے گئے۔ یزیدی فوج کے ہاتھوں حضرت امام حسینؑ اور اہل بیتؓ کی شہادت کے بعد بھی قافلہ حسینی پر مظالم ڈھائے گئے، معصوم بی بی سکینہ کو طمانچے مارے گئے، اہل بیت کے خیموں کو آگ لگا دی گئی، پاک بیبیوں کی بےحرمتی کی گئی مگر تمام تر مظالم کے باوجود اہل بیت نے ہمت و حوصلہ نہیں ہارا۔ 72 کے قافلہ میں شامل ایک ایک مرد کے شہید ہو جانے کے باوجود بیمار کربلا حضرت امام زین العابدینؓ اور حضرت بی بی زینبؓ نے حق کے پرچم کو بلند رکھا۔ آج تاریخ کا فیصلہ دنیا کی ہر کتاب میں لکھا ہے کہ یزید فاسق تھا......ظالم تھا......جابر تھا اور اسے صرف اور صرف اقتدار کی ہوس تھی......اسے اسلام، محمدؐ اور آل محمدؐ سے زرہ برابر نہ کوئی محبت تھی نہ ان کا زرہ برابر کوئی احترام تھا......آج تاریخ ثابت کرتی ہے کہ یزید ظلم و جبر اور باطل پرستوں کا سربراہ تھا اور امام حسینؑ حق پرستوں کے سردار اور قافلہ حسینیت حق اور مظلومیت کے علمبردار تھے اور رہتی دنیا تک یہ مثال زندہ رہے گی۔

میرے پیارے ساتھیو!

زار روس نے......اس کے باطل پرست حکمرانوں نے بھی حق اور انصاف کی آواز بلند کرنے کی پاداش میں سینکڑوں لوگوں کو جلاوطن کیا......پھانسیوں پر چڑھایا......انہیں اذیتیں دیں مگر بالآخر وہ انقلاب کو نہ روک سکے اور وہ وقت بھی آیا جب زار روس اور اس کے ہمنواؤں کو کہیں سر چھپانے کی

جگہ بھی نہ ملی۔اسی طرح ویتنام کے لیڈر ہو چی منہ کا غروراور تکبر کے ساتھ مذاق اڑانے والوں کا ایسا حشر ہوا کہ انہیں پھر دنیا کے سامنے منہ دکھانے کی جرات ہی نہ ہوئی۔تاریخ میں واقعات تو بہت ہیں،حق و باطل کی کس کس جدو جہد اور کس کس جنگ وجدل کا ذکر کیا جائے۔

میرے پر عزم، بہادر اور ثابت قدم سندھی ساتھیو!

میری تم سے یہی اپیل ہے کہ کبھی ہمت نہ ہارنا...... ہمیشہ ثابت قدم رہنا......اور جدو جہد جاری رکھنا۔جا گیر دارانہ، وڈیرانہ، سرمایہ دارانہ طلسم کے بت اور ان کے محل ایک دن آپ کی ثابت قدمی اور عزم و ہمت کی توپوں سے پاش پاش ہو جائیں گے۔آپ کو مایوس نہیں ہونا......ہمت نہیں ہارنا اور اپنے عمل سے ثابت کرنا ہے کہ آپ سندھ کے......سندھ دھرتی ماں کے باضمیر بیٹے ہیں، سندھ کا سودا کرنے والے بے ضمیر لوگ نہیں ہیں۔

میں آپ تمام ساتھیوں کو یہی پیغام دینا چاہوں گا کہ سندھ دھرتی کے صوفی بزرگ و عظیم شاعر حضرت شاہ عبدالطیف بھٹائیؒ کے اس پیغام کو ہرگز نہ بھولنا کہ،

سائم سدائیں کرے متھے سندھ سکار
دوست مٹھا دلدار عالم سب آباد کرے

میرے ساتھیو! آپ سندھ دھرتی ماں کے بزرگ صوفی شاعر کے اس شعر پر ہمیشہ قائم رہنا اور اس پر عمل بھی کرنا۔

میں آخر میں آپ ساتھیوں سے یہی کہنا چاہوں گا کہ،

ان کا جو کام ہے وہ اہلِ سیاست جانیں
میرا پیغام ، محبت ہے جہاں تک پہنچے

☆☆☆☆☆